

دین میں ترجیحات

ڈاکٹر انیس احمد

عالم اسلام کے مسائل کا جائزہ لیا جائے تو ایک بنیادی مسئلہ قومی، ملکی اور ذاتی ترجیحات کا نظر آتا ہے۔ اکثر ترقی پذیر مسلم ممالک میں مفری تعلیم یافتہ فرمان روا اور مشیران حکومت محض نکنالو جی میں ترقی کو قومی ترجیح قرار دیتے ہوئے تعلیمی اور معاشری پالیسی کو اس طرح مرتب کرتے ہیں کہ قوم فنی طور پر نکنالو جی میں مہارت حاصل کر لے۔ کچھ فرمان روا مسلمانوں کو روشن خیال ثابت کرنے کے لیے نوش اور عربیاں شافتی سرگرمیوں کے اپنانے کو تعمیر کردار پر ترجیح دیتے ہیں اور اسے مسلمانوں کی "زم هبیہ" (soft image) قرار دیتے ہوئے آخراً کار دشمنان اسلام کے لیے نرم نوال بن جاتے ہیں۔ بعض افراد اپنی ذاتی زندگی میں فرائض کو نظر انداز کرتے ہوئے ان نوافل پر زیادہ توجہ دیتے ہیں جو ان کے خیال میں برکت کا باعث ہوتے ہیں۔ زندگی کے ہر ہر قدم پر ہمیں ترجیحات کا سامنا ہوتا ہے۔ چاہے وہ حج کی تیاری کرتے وقت یہ فیصلہ کرنا ہو کہ جمع شدہ رقم لڑکی کے گھر بانے پر خرچ ہو یا حج و عمرہ پر، یا وہ تو ذاتی وقت ترجیح ایسے فرد کو دی جائے جو جنتے والا سرکش گھوڑا ہو، یا ممقابل کو جو صاحب اور امانت دار ہو لیکن شاید ہار جائے۔

شیخ قرضاوی کی یہ تحریر ان کی بالغ نظری اور فقیہی بصیرت کا ایک مظہر ہے۔ انہوں نے آسان انداز میں فقد کے ایک اہم مضمون، یعنی مقاصد الشریعہ اور قواعد الفقیہہ کو بغیر فقہی اصطلاحات کو استعمال کیے، مثالوں کی مدد سے سمجھایا ہے جو ایک بامکال استاذ ہی کر سکتا ہے جسے طلبہ کی ایک ایسی جماعت مل جائے جس میں انتہائی ذکی اور کم فہم اور غبی ہر طرح کے طلبہ کا سامنا ہو۔ اس لحاظ سے کتاب غیر معمولی طور پر عملیت سے بھر پور ہے۔

کتاب ۱۱ ابواب پر مکمل ہے جن میں موضوع کی اہمیت و ضرورت، ترجیحات اور موازنات، علم و فکر میں ترجیحات، فتویٰ اور دعوت میں ترجیحات، عمل میں ترجیحات، مامورات میں ترجیحات اور دینی و رسمی اور صلحیں عصر کی دعوت اور ان کی ترجیحات، جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔

یہ کتاب کئی حیثیات سے تحریک اسلامی کے کارکنوں کے لیے ایک لازمی مطالعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اولاً: اس میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ اصول الدعوۃ کی تطہیق کس طرح کی جائے اور دین میں غلو سے کس طرح بچا جائے۔ ایک عام فرد کے لیے اس میں غور کرنے کا ہم پہلو یہ ہے کہ روزمرہ زندگی میں جب کسی سے کہا جاتا ہے وہ اتفاق فی سبیل اللہ کرے تو لے دے کر ذہن کی مسجد یا مدرسے کی تعمیر کی طرف جاتا ہے، جب کہ کشمیر اور فلسطین کے یتیم بچوں کی تعلیم و تربیت، یہ وہ خواتین کے لیے دستکاری کے مراکز، اعضا سے محروم اور مجرموں کے لیے شفاخانوں کا قیام اور مغربی شافعی یلغار کے خلاف ایسے اداروں کا قیام جو سخت منڈ فلمیں، ڈرامے، نغمے اور تعلیمی پروگرام بنائیں، ایک غیر دینی کام تصویر کر لیا جاتا ہے۔

بعض اوقات اتفاق کے جذبے کے ساتھ ایک صاحب خیر کی لاکھ روپے کی یتیم خانے کو دے دیتا ہے جو ایک بھلائی کا کام ہے، لیکن یہ نہیں سوچتا کہ اس نے جو دولت حاصل کی ہے اور جسے وہ ایک بھلائی کے کام میں لگا رہا ہے اسے حاصل کرنے میں سود اور ممنوع ذرائع کا کتنا بڑا دخل رہا ہے۔ امت کی ترجیحات کا اظہار اس کے رویوں سے بھی ہوتا ہے، مثلاً ایک فن کارفوت ہو جائے تو اخبارات اور برتری ذرائع میں کہرام بچ جاتا ہے، جب کہ ایک عالم کے انتقال پر کسی کو پریشانی نہیں ہوتی۔ ایک دو کوڑی کا کردار رکھنے والے وزیر کی حفاظت کے لیے ۳،۴ ملیخ گارڈوں کے ساتھ اس کی سواری نکلتی ہے، جب کہ عام شہری کی جان، عزت اور مال کے تحفظ کے لیے اقدام نہیں کیے جاتے۔

پاکستان کے تناظر میں دیکھیں تو ہم تھا ایک فرمان روکے پیر و فی سفر پر قومی خزانے پر جتنا چاہیں بوجھ ڈال دیتے ہیں جب کہ ایک شہری کی تعلیم، صحت اور دینی ضروریات کو این جی اوز کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت پر چ اغاں اور مٹھائیاں تقیم کرنا فرض اور واجب قرار پاتا ہے، جب کہ دو قدم پر کجھ آبادی میں لئے والے ہزارہا افراد کی

بھوک، لباس اور دیگر ضروریات پر قرآن کریم کے واضح احکام اور سنت رسولؐ کی واضح تعلیمات کے باوجود سائل، محروم اور مسکین کی زندگی کو بہتر بنانے پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

اسلام نے گواپنے نظامِ عبادت میں فرض، سنت اور نفل کی تقسیم کے ذریعے ترجیحات کا تعین کیا ہے مگر امت مسلمہ اکثر نوافل کو فرض کا مقام دے بیٹھتی ہے اور فرائض سے عدم توجیہ کی مرکب ہوتی ہے۔ شیخ قرضاوی کی تحریر امت مسلمہ کو اسی طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ اپنی ترجیحات کا جائزہ لے اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ایسا لائق عمل طے کرے جو دین کی صحیح ترجیحات پر مبنی ہو۔

تحریکات اسلامی اپنے روزمرہ کے مسائل اور بالخصوص سیاسی حالات میں بخشنے کے سبب اپنی اصل اور بنیاد سے، جس پر زیادہ توجہ اور ترجیحی بنیاد پر کام کرنا چاہیے، لا پرواہ جاتی ہیں۔ نتیجتاً تعداد میں کثرت کے باوجود تحریک کی اصل پہچان اور شخص یعنی فکری، تربیتی اور تعمیر کردار کا پہلو ہانوی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ سیاسی عمل کے شور و فل اور ابلاغی عامہ میں سرگرمیوں کے تذکرے تحریک کو تعمیر سیرت و کردار کے بنیادی کام سے غافل کر دیتے ہیں۔ تبدیلی فرد کا اصل معیار جلوسوں اور جلوسوں میں شرکت کو سمجھ لیا جاتا ہے، جب کہ سنجیدگی کے ساتھ اسلامی مصادر، یعنی قرآن و سنت سے برآ راست تعلق، اللہ کے بندوں کے مسائل و مشکلات کے حل کے لیے کوش ہانوی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں اور تحریکات کی قیادت کو اس کمزوری کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اگر ترجیحات پر مسلسل غور و تجزیہ اور تنقیدی نگاہ کے ساتھ احتسابی عمل کو زندہ رکھا جائے تو تحریکات نہ جو دکھار ہوتی ہیں اور نہ ایک میکانگی نظام ہی میں تبدیل ہوتی ہیں۔

تحریکات اسلامی کے کارکنوں کے لیے اس کتاب میں غور کرنے کے لیے بہت قیمتی مواد ہے اور اگر دیکھا جائے تو کام کی منصوبہ بنی ترجیحات کا تعین کیے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ مرکزی، صوبائی اور مقامی سطح پر کام کرنے والے ہر کارکن اور ذمہ دار کے لیے اس کتاب میں غور و فکر کا سامان موجود ہے۔ اس کے ایک ایک باب کو اجتماعی حلقوں میں مطالعہ کا موضوع بنایا کر اپنے کام کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

شیخ قرضاوی اس دور کے اُن علماء میں سے ہیں جو مجتہد عصر کا درجہ رکھتے ہیں لیکن انہوں

نے کتاب میں جا بجا علماء کی تحریرات سے استفادہ کرتے ہوئے ان کے افکار کا خلاصہ اور بعض اوقات حوالے نقش کرنے میں اپنے قلب و فکر کی وسعت کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایک پورا باب مصلحین عصر کی ترجیحات پر قائم کیا ہے۔ جن میں امام ابن عبدالهاب، مہدی سوڈانی، جمال الدین افغانی، محمد عبدہ، امام حسن البیضا، امام مودودی، سید قطب، استاذ مبارک اور استاذ شیخ الغزاوی شامل ہیں۔ ان علماء کی فکر کو پیش کرتے وقت ایک محقق اور طالب علم کے انداز میں معروضت کے ساتھ ان کی دعوت و فکر کو پیش کیا گیا ہے جو خود شیخ قرضاوی کے مقام علم کو بلند کر دیتی ہے۔

کتاب اول تا آخر پوری ذہنی یکسوئی کے ساتھ پڑھنے کی مقاضی ہے۔ مترجم گل زادہ شیرپاؤ نے ترجیح کا حق ادا کر دیا ہے۔ دورانِ مطالعہ کہیں بھی بوجھل پن یا تھکاوت کا احساس نہیں ہوتا۔ ادارہ منشورات اس کتاب کی اشاعت پر مبارک باد کا مستحق ہے۔ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اردو خواں طبقے کے فائدے کے لیے شیخ قرضاوی کی دیگر تصنیفات کی اشاعت کو بھی اوارے کی ترجیحات میں شامل کیا جائے۔ (دین میں ترجیحات، علامہ یوسف القرضاوی۔ ترجمہ: گل زادہ شیرپاؤ۔ ناشر: منشورات، مصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۳۱۲۔ قیمت: ۲۴۰ روپے)

النور جیولز

زیورات کی دُنیا میں انقلابی فوائد کے ساتھ

- ◆ ہمارے ہاں زیورات بغیر نالکہ کے جدید طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں۔
- ◆ ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی پر کاشت نہیں لی جاتی لہذا ہمارے زیورات آپ کا محفوظ سرمایہ ہیں جنہیں آپ کسی بھی وقت کیش کر سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ لوگوں نے ہمیں اپنے بھروسہ اعتماد سے نوازائے ہمارا معیار ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے

اہم ہے گہہ نہ صرف آپ ہمیں خدمت کا موقع دیں گے بلکہ اپنے عزیز واقر ب کو بھی ان فوائد سے آگاہ کریں گے

○ دکان نمبر 461/F، نرڈ لا جواب فروٹ چاٹ، صراحت بازار (بجا بڑا بازار) راولپنڈی
فون: 051-5539378-0321-5032088 0321-5008387 0300-5806700 0300-5802209

○ نجیرانچ: سوق ادریس علی پلازا، مری روڈ، راولپنڈی
فون: 051-5552209-0321-5008387 0300-5806700 0300-5802209